نسلی فاصلہ بڑھنے کی وجوہات اور اس کا حل

نئی نسل اور پرانی نسل کے درمیان فاصلہ ایک عام سماجی مسئلہ ہے جو ہر دور میں دیکھا جاتا ہے۔ یہ فاصلہ دراصل وقت کے ساتھ آنے والی تبدیلیوں کی وجہ سے پیدا ہوتا ہے۔ جیسے جیسے دنیا ترقی کرتی ہے، لوگوں کی سوچ، عادات اور طرزِ زندگی بھی بدلتے ہیں۔ یہی تبدیلیاں دو مختلف نسلوں کے درمیان فرق پیدا کرتی ہیں۔

پرانی نسل نے اپنی زندگی سادگی، محنت اور روایات کے ساتھ گزاری۔ ان کے لیے خاندان کی اہمیت بہت زیادہ ہوتی ہے اور وہ بزرگوں کی بات ماننے کو ضروری سمجھتے ہیں۔ اس کے برعکس نئی نسل جدید دور کی پیداوار ہے۔ وہ ٹیکنالوجی، انٹرنیٹ اور سوشل میڈیا کے ساتھ پلی بڑھی ہے۔ نئی نسل زیادہ خودمختار ہے اور اپنے فیصلے خود کرنا چاہتی ہے۔ یہی فرق اکثر دونوں نسلوں کے درمیان غلط فہمیوں کو جنم دیتا ہے۔

ایک بڑی وجہ یہ بھی ہے کہ دونوں نسلوں کے درمیان بات چیت کم ہو گئی ہے۔ نئی نسل زیادہ وقت موبائل فون یا کمپیوٹر پر گزارتی ہے، جبکہ پرانی نسل کو اس بات کی شکایت ہوتی ہے کہ نوجوان ان کے ساتھ وقت نہیں گزارتے۔ دوسری طرف نوجوان یہ محسوس کرتے ہیں کہ ان کی بات کو سمجھا نہیں جاتا۔ اس طرح دوری بڑھتی جاتی ہے۔

سوچ کا فرق بھی اس مسئلے کی ایک اہم وجہ ہے۔ پرانی نسل روایات اور اصولوں پر سختی سے عمل کرتی ہے، جبکہ نئی نسل تبدیلی کو قبول کرتی ہے اور نئے خیالات اپنانا چاہتی ہے۔ جب دونوں اپنی اپنی بات پر قائم رہتے ہیں اور ایک دوسرے کو سمجھنے کی کوشش نہیں کرتے تو اختلاف بڑھ جاتا ہے۔

آج کے دور میں اکثر یہ شکایت کی جاتی ہے کہ نوجوانوں میں احساسِ ذمہ داری کم ہوتا جارہا ہے اور وہ سرکشی یا بے ادبی کی طرف مائل ہو رہے ہیں۔ بعض لوگ اس کی بنیادی وجہ والدین اور بزرگوں کے نرم رویے کو قرار دیتے ہیں، لیکن حقیقت میں یہ مسئلہ اس سے کہیں زیادہ بحث طلب اور پیچیدہ ہے۔

واضح رہے کہ نرم رویہ بذاتِ خود کوئی خرابی نہیں بلکہ ایک مثبت خوبی ہے، بشرطیکہ اس کے ساتھ مناسب رہنمائی اور حدود کا تعین بھی موجود ہو۔ جب نرمی حد سے بڑھ کر لاپرواہی یا بے توجہی میں بدل جاتی ہے، اور والدین بچوں کی غلطیوں کو نظر انداز کرنے لگتے ہیں، تو بچے صحیح اور غلط میں فرق کرنا نہیں سیکھ پاتے۔ نتیجتاً وہ خود کو ہر پابندی سے آزاد سمجھنے لگتے ہیں، جو آگے چل

www.urduskills.com

کر غیر ذمہ داری اور بے ادبی کی صورت میں ظاہر ہوتا ہے۔ اس کے برعکس، حد سے زیادہ سختی بھی نقصان دہ ہے کیونکہ یہ بچوں میں خوف، بغاوت اور دوری پیدا کرتی ہے۔ اس طرح اصل مسئلہ نرمی یا سختی نہیں بلکہ تربیت میں توازن کا فقدان ہے۔

مزید برآں، جدید دور کے تقاضے بھی نئی نسل کے رویوں پر اثر انداز ہو رہے ہیں۔ ٹیکنالوجی اور سوشل میڈیا نے جہاں علم کے دروازے کھولے ہیں وہیں منفی اثرات بھی پیدا کیے ہیں۔ اگر بچوں کی رہنمائی نہ کی جائے تو وہ آسانی سے غلط رجحانات کا شکار ہو سکتے ہیں۔ اسی طرح تعلیمی نظام میں اخلاقی تربیت کی کمی اور معاشرے میں بڑھتی ہوئی عدم برداشت بھی اس مسئلے کو مزید بڑھا دیتی ہے۔

تاہم، والدین کا کردار اس تمام صورتحال میں سب سے زیادہ اہم ہے کیونکہ بچے اپنی ابتدائی تربیت گھر سے ہی حاصل کرتے ہیں۔ اگر والدین بچوں کے ساتھ وقت گزاریں، ان کی بات سنیں، اور انہیں محبت کے ساتھ ساتھ نظم و ضبط کا بھی پابند بنائیں تو ان کی شخصیت متوازن انداز میں پروان چڑھتی ہے۔ بچوں کو ان کی عمر کے مطابق ذمہ داریاں دینا، ان کی اچھی عادات کی حوصلہ افزائی کرنا اور غلطیوں پر مناسب انداز میں اصلاح کرنا نہایت ضروری ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ والدین کو خود بھی ایک عملی نمونہ بننا چاہیے، کیونکہ بچے اپنے بڑوں کے رویوں کو دیکھ کر سیکھتے ہیں۔

www.urduskills.com